بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاح وایضاح

استفتاء

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے فتاوی عثمانی ص ۳۷۶ ج ۲ میں لحوق وعدم لحوق طلاق سے متعلق تفصیلی بحث فرمائی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو تین مرتبہ حرام کہنے سے بیوی پر صرف ایک طلاق واقع ہوگی اور بعد کی دوطلاقیں اس سے ملحق نہیں ہوں گی۔

ص ۳۹۸ ج ۲ میں مستفتی نے لکھا ہے کہ ہم پانچوں اشخاص نے اپنی اپنی بیویوں کے نام لے کر تین تین دفعہ یہ الفاظ کہے کہ ''ہم پر اپنی عورت بشرع محمدی حرام ہو، اگر غوث محمد ولد نور محمد کو مندرجہ ذیل اشخاص نے اغواء نہ کیا ہو''۔

اس کے جواب میں حضرت مفتی صاحب مدظلہم نے ان تمام افراد کی بیویوں پر تین طلاقیں واقع ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ بندہ کے ناقص فہم میں بظاہر تعارض کا شبہ ہورہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں بندہ کا خلجان دور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اُن کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

مولوی ریاض احمد
مدرس دارالعلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ

الجواب حامدا ومصلیا

فتاویٰ عثمانی اور سابقہ فتویٰ میں مکرر غور کرنے سے آپ کی بات درست معلوم ہوتی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات درست ہے کہ بیوی کو منجزاً تین بار لفظِ حرام کہنے سے صرف ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور ''البائن لایلحق البائن'' کے ضابطہ کی رو سے دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوتی جیسا کہ فتاویٰ

Scanned by CamScanner

عثمانی (۳۷۶/۲) میں مذکور ہے، نیز اگر مستقبل کے کسی ایک فعل پر تین مرتبہ لفظِ حرام کہہ کر تین طلاقیں معلق کی جائیں تو چونکہ اُس فعل کے پائے جانے کی صورت میں تمام معلق طلاقوں کا وقوع دفعۃً واحدۃً ہوتا ہے، اس لئے اس صورت میں تمام معلق طلاقوں کا وقوع دفعۃً واحدۃً ہوتا ہے، اس لئے اس صورت میں تینوں طلاقیں واقع ہوجائیں گی جیسا کہ سابقہ فتوے (۲۸/۱۸۴۰) میں مذکور ہے۔ لیکن فتاویٰ عثمانی (۳۹۸/۲) کے جس سوال وجواب کے بارے میں آپ نے استفسار کیا ہے اُس میں ماضی میں ہونے والے کسی فعل پر تین مرتبہ لفظِ حرام کہہ کر طلاقیں معلق کی گئی ہیں، جبکہ وہ فعل واقع ہوچکا تھا، لہٰذا یہ صورت اگرچہ ظاہراً تعلیق کی ہے مگر درحقیقت یہ تنجیز ہے کہ جب پہلی مرتبہ پانچ اشخاص نے یہ جملہ کہا کہ ''ہم پر اپنی عورت بشرعِ محمدی حرام ہو اگر غوث محمد ولد نور محمد کو مندرجہ ذیل اشخاص نے اغواء نہ کیا ہو'' تو چونکہ مندرجہ اشخاص نے نور محمد کو اغواء نہیں کیا تھا جیسا کہ بعد میں معلوم ہوگیا تو پہلی مرتبہ یہ جملہ کہتے وقت ہی شرط پائی گئی اور اس جملہ سے پانچوں اشخاص کی بیویوں پر ایک ایک طلاق بائن واقع ہوگئی، اس کے بعد جب دوسری اور تیسری مرتبہ یہی جملہ دُہرایا تو مزید کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی بشرطیکہ تین طلاق کی نیت نہ ہو (لان البائن لا یلحق البائن)، البتہ اگر انہوں نے تین طلاق کی نیت سے یہ جملہ کہا ہو تو چونکہ کنایہ میں تین کی نیت معتبر ہے اس لئے اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔

فی المحیط البرهانی: (۲۴۸/۵ ، ادارة القرآن کراچی)

وسئل نجم الدين عمن قال : حلال الله عليّ حرام ، وما أحنث بيميني فهو عليّ حرام إن كنت فعلت كذا وقد كان فعل ذلك الفعل ؟ قال : تقع تطليقة واحدة بائنة ، نوى أو لم ينو ، دخل بها أو لم يدخل ، لأن كل واحد من اللفظين بائن عندنا ، وقد تكلم بهما وعلّقهما بفعل قد فعله ، والتعليق بفعل موجود كائن تنجيز وليس بتعليق فكأنه نجز وما علّق ، فقال حلال الله عليّ حرام وما أخذت بيميني فهو عليّ حرام فهناك تقع الأولى وتبطل الثانية ، كذا ههنا، بخلاف ما إذا علّقهما بفعل في المستقبل فإن هناك إذا فعل ذلك الفعل تقعان جميعاً؛ لأن هناك اللفظان تعلّقا بذلك الفعل جميعاً فيوجدان جميعاً عند وجوده . (كتاب الطلاق ، الفصل السابع والعشرون في المتفرقات)

Scanned by CamScanner

و فی الفتاویٰ البزازیة: (كتاب الطلاق ، الفصل الثانی فی الكنايات وفيه اجناس ، الاول)
حلال الله عليک حرام أو ما أخذت نفسی بيمينی عليه حرام إن كنت فعلت كذا وكان فعل يقع واحدة نوی أولا مدخولة أم لا .

وفی جامع الفصولين :
قال حلال الله علی حرام وما أخذت بيمينی فهو علی حرام إن كنت فعلت كذا وكردست تبين نوی أو لا دخل بها أو لا ، بخلاف تعليقه بفعل فی المستقبل .

وفی الدر المختار: (۴۳۸/۳)
قال ثلاث مرات حلال الله علی حرام إن فعلت كذا ووجد الشرط وقع الثلاث .

وفی الشامية تحتهٗ :
(قولهٗ : وقع الثلاث) لأن البائن يلحق البائن إذا كان معلقا لأنه حينئذ لا يصلح جعله خبرا عن الأول كما مر فی بابه .

وفی البحر الرائق :
قال ثلاث مرات حلال الله عليه حرام إن فعل كذا و وجد الشرط وقع الثلاث كذا فی البزازية .

واللہ اعلم
(بندہ محمود الحسن عفی عنہ)
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۵/صفر الخیر ۱۴۳۹ھ
15/نومبر 2017ء

جواب صحیح ہے ، اور اس مسئلہ کو اس لئے شائع کرنے پر بندہ آپکا شکر گذار ہے۔ فتاویٰ عثمانی میں بھی ایک حاشیہ کا اضافہ کرکے اسکی تصحیح کی جا رہی ہے۔
بندہ
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۸-۲-۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
۲۸-۲-۱۴۳۹ھ

Scanned by CamScanner